بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال: (۱) گورمنٹ سکولوں میں اساتذہ کلاس ٹائم ٹیبل سے لیتے ہیں۔ اساتذہ سکول میں ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں بعض اوقات دو تین جماعتیں بھی ہوتی ہیں پھر کبھی کبھار یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ کسی استاذ کے آخری دو تین کلاس مسلسل لگتی ہیں جسکی وجہ سے اسکو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔

تو کیا اس استاذ کے لئے کلاس چھوڑ کر باجماعت فرض نماز پڑھنے کی شرعا اجازت ہے کہ نہیں؟ اور کیا فرائض کے ساتھ ساتھ سنن مؤکدہ بھی پڑھ سکتا ہے کہ نہیں؟ یا وہ کلاس لے کر پھر انفرادا نماز ادا پڑھے؟

(۲) سکول میں اگر کسی وجہ سے ریسس/بریک نہ ہوتا ہو اور اساتذہ نے اپنے اپنے چائے پینے کیلئے ایک مقررہ وقت مقرر کیا ہو اور بعض اساتذہ کو کلاسس کی وجہ سے چائے پینے کا موقع نہ ملتا ہو تو کیا وہ اساتذہ چائے پینے کیلئے کلاسس چھوڑ کر آسکتے ہیں؟

(۳) اسی طرح اساتذہ کیلئے پانی پینے اور طبعی ضرورت (استنجاء وغیرہ) کیلئے کلاسس کے درمیان چھوڑ کر جانے کی اجازت ہے؟

الجواب: (۱) بصورت مسئولہ حتی الامکان نماز کو باجماعت ہی ادا کرنا چاہئے اور جس استاذ کی کلاسس مسلسل ہو تو وہ کلاس ابتدا ہونے سے پہلے کسی ساتھی سے مل کر نماز ادا کرلے یا جب کلاسس ختم ہو اس وقت اپنا کوئی ساتھی متعین کر کے ادا کرے۔

(۲) صورت مسئولہ میں کوئی استاذ دوران درس چائے پینے کے لئے جائے تو اسکول کے ذمہ دار کو ناگوار نہ ہو اور اسکول کا حرج نہ ہو تو جانے کی اجازت ہے۔

(۳) اور ہاں اساتذہ کے لئے دوران درس طبعی ضرورت کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ طبعی ضرورتوں سے پہلے سے فارغ ہو جائے، اور رہا پانی کا مسئلہ تو اپنے ساتھ پانی کی بوتل رکھے۔

دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

شرح المجلة لسليم رستم باز 254/1،(المادة:448)

يشترط في صحة الاجارة رضي العاقدين

الفتاوى الهندية (4/ 411)

وَأَمَّا شَرَائِطُ الصِّحَّةِ فَمِنْهَا رِضَا الْمُتَعَاقِدِينَ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد ا تار) (5/ 176)

وَمَا لَمْ يَنُصَّ عَلَيْهِ حُمِلَ عَلَى الْعُرْفِ

آپ کے مسائل اوران کا حل،(۲۴۶/۴)دفتری اوقات میں نماز کے لئے مسجد میں جانا

سوال: زید اکثر نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے، جبکہ مسجد دفتر سے ایک میل دُور ہے، زید مسجد تک پیدل جاتا ہے، نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد وہاں سے پیدل واپس آتا ہے، کیازید کا یہ طریقہ کار دُرست ہے ؟

جواب: اگر دفتر کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو اتنی دُور جانا صحیح ہے، ورنہ دفتر ہی میں نماز باجماعت کا انتظام کیا جائے۔

کتاب النوازل(۱۴/۱۴۵)

جواب (۵۸۳): اگر مدرسہ کا عرف و تعامل ہے کہ کسی ملازم کا ذاتی ضرورت سے کچھ دیر کے لئے کہیں جانے کا اختیار رہتا ہے، تو ایسی صورت میں مذکورہ مدرس کا مہتمم صاحب کی اجازت سے گھر جا کر چاشت کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ کے ماحول میں اسے برانہ سمجھا جاتا ہو۔

فتاوی رحیمیہ جلد9:163

(سوال ۱۹۳) مدرسہ کے وقت میں کوئی مدرس کسی بزرگ کی عیادت یازیارت کے لئے جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(الجواب) آپ کے سوال کے جواب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا مندرجہ ذیل ملفوظ کافی ہے۔

ایک صاحب نے جو کسی مدرسہ میں مدرس تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کی عیادت کے بارے میں حضرت والا سے دریافت فرمایا تھا کہ جاؤں یا نہ جاؤں؟ یہ تحریر فرمایا کہ چند امور میں غور کر لیجئے اگر سب میں اطمینان ہو جاوے تو جانے میں کیا مضائقہ ہے (۱) مدرسہ کا حرج نہ ہو (۲) مہتمم کو ناگوار نہ ہو (۳) خود مولانا رائے پوری کے قلب پر گرانی و بار نہ ہو کیونکہ بعض اوقات مریض کا دل ملنے کو نہیں چاہتا مگر لحاظ کے مارے اپنی رائے کے خلاف کرتا ہے (از وصیۃ العرفان ص ۳۶ شمارہ نمبر ۱۱ جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ مطابق نومبر ۹۴ء جلد نمبر ۱۷) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

واللہ تعالی اعلم

حررہ: بندہ زکریا بن احمدؒ پالنپوری

الجواب صحیح

مورخہ ۱۴/جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۸/جنوری ۲۰۲۱ء

دار العلوم زکریا
دار الافتاء
لینیشیا جنوبی افریقہ